# انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

تصنیفِ لطیف
مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت
خطیبِ پاکستان علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
شوروم ۱۔ گنج بخش روڈ، لاہور ۲
شوروم ۲۔ ۹ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

# انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

تصنیف لطیف

مجدد مسلک اہل سنت

فاضل جلیل حضرت علامہ مولینا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

شوروم ۱۔ گنج بخش روڈ، لاہور ۲
شوروم ۲۔ ۹ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

جملہ حقوق بحق پسران خطیب پاکستان محفوظ ہیں

نام کتاب ——— انگوٹھے چومنے کا مسئلہ
مصنف ——— خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی
تعداد اشاعت ——— دو ہزار
بار اشاعت (از ضیاء القرآن پبلی کیشنز) محرم ۱۹۹۲ء
ہدیہ ——— ۶ روپے

بندۂ پروردگارم امتِ احمد نبیؐ
دوستدارم چاریار تابعِ اولادِ علیؓ
مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرتِ خلیلؑ
خاکپائے غوثِ اعظمؒ زیرِ سایہ ہر ولی

## اشعار

اے اخی اے عاشقِ محبوبِ حق ‏ اے نثارِ طالب و مطلوبِ حق
جب سُنے تو نامِ پاکِ مصطفےٰ ‏ چُوم انگوٹھے اور آنکھوں سے لگا
پڑھ درود اُن پر بصد عزّ خطاب ‏ آنکھیں تیری ہونگی نہ ہرگز خراب
ہوں گے محشر میں شفیع وہ بالیقین ‏ پھر خدا دے گا تجھے خلد بریں
جس نے کی تعظیم سُن کے اُن کا نام ‏ آتش دوزخ ہوئی اس پر حرام
تعظیم اُن کی مومناں پر فرض ہے ‏ جو نہ مانے اُس کے دل میں مرض ہے

اے خدا اے بے نیاز و کارساز
اے کریم من شہ بندہ نواز
رحم کن بہرِ حبیبِ مصطفےٰ ‏ از کرم تو عفو کن جرم و خطا
یا رسول اللہ حبیبِ حق توئی
حق توئی بے شک توئی بر حق توئی
رحمۃ للعالمین شانِ شما ‏ رحم کن بحالِ من بہرِ خدا
یک نظر برایں کمینہ اے کریم ‏ کن طلب سوئے مدینہ اے کریم
اے شفیعِ من کرم برایں غلام
صد ہزاراں الصلوٰۃ والسّلام

(المؤلف)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وعلٰی آلہ وصحبہ اجمعین

حضور پُر نور شفیع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سُننے کے وقت انگوٹھے یا انگشتانِ شہادت چُوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز و مستحب اور بہت ہی باعثِ رحمت و برکت ہے۔ اس کے جواز پر دلائل کثیرہ موجود ہیں اور ممانعت پر کوئی دلیل موجود نہیں[1]۔ چند دلائل ہدیۂ قارئین ہیں۔

۱: فاضل جلیل العلامۃ الکامل الشیخ اسمٰعیل حقّی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرۂ آفاق تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں۔

وَفِيْ قَصَصِ الْاَنْبِيَآءِ وَغَيْرِهَا اَنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَاءِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ هُوَ مِنْ صُلْبِكَ وَيَظْهَرُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ فَسَاَلَ لِقَاءَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ النُّوْرَ الْمُحَمَّدِيَّ فِيْ اِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ مِنْ يَدِهِ الْيُمْنٰى فَسَبَّحَ ذٰلِكَ النُّوْرُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ تِلْكَ الْاِصْبَعُ مُسَبِّحَةً كَمَا فِي الرَّوْضِ الْفَائِقِ

قصص الانبیاء وغیرہ کتب میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مُلاقات کا اشتیاق ہُوا تو اللہ تعالےٰ نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ وُہ تمہارے صُلب سے آخر زمانے میں ظہور فرمائیں گے تو حضرت آدم نے آپ کی مُلاقات کا سوال کیا تو اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کے دائیں ہاتھ کے کلمے کی انگلی میں نورِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم چمکایا تو اس نُور نے اللہ کی تسبیح پڑھی اسی واسطے اس انگلی کا نام کلمے کی انگلی ہوا جیسا کہ روض الفائق میں ہے اور اللہ تعالےٰ

---

[1] اس مسئلے کے متعلق تفصیل کے لیے "منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین" مصنفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور "جاء الحق و زہق الباطل" مصنفہ حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں کا مطالعہ کریں۔

اَوْ اَظْهَرَ اللهُ تَعَالٰى جَمَالَ حَبِيْبِهٖ فِىْ صِفَاءِ ظُفْرَىْ اِبْهَامَيْهِ مِثْلَ الْمِرْاٰةِ فَقَبَّلَ اٰدَمُ ظُفْرَىْ اِبْهَامَيْهِ وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَصَارَ اَصْلًا لِذُرِّيَّتِهٖ فَلَمَّا اَخْبَرَ جِبْرِيْلُ النَّبِىَّ ﷺ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ اِسْمِىْ فِى الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَىْ اِبْهَامَيْهِ وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ اَبَدًا۔

نے اپنے حبیب کے جمالِ محمدی ﷺ کو حضرت آدم کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں مثل آئینہ ظاہر فرمایا تو حضرت آدم نے اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر پھیر لیں یہ سنت ان کی اولاد میں جاری ہوئی۔ پھر جب جبریل امین نے نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا جو شخص اذان میں میرا نام سُنے اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم کر آنکھوں سے لگائے وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔

(روح البیان صفحہ ۲۲۹/۴)

۲ : اسی تفسیر روح البیان میں ہے کہ :

در محیط آورده که پیغمبر ﷺ بمسجد درآمد ونزدیک ستون بنشست وصدیق رضی اللہ عنہ دربرابر آنحضرت نشستہ بود وبلال رضی اللہ عنہ برخاست باذان اشتغال فرمود چوں گفت اشہد ان محمد رسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر دو ناخن ابہامین خود را بر ہر دو چشم خود نہادہ گفت قُرَّةُ عَيْنِىْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ چوں بلال رضی اللہ عنہ فارغ شد حضرت رسول اللہ ﷺ فرمودہ کہ یا ابوبکر ہر کہ بکند چنیں کہ تو کردی خدائے بیامرزد گناہان جدید وقدیم اور اگر بعمد بودہ باشد اگر بخطا

محیط میں لایا ہے کہ پیغمبر ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے برابر بیٹھے تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر اذان دینا شروع کی جب انھوں نے اشہد ان محمداً رسول اللہ کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھیں آپ کے نام سے ٹھنڈی رہیں جب حضرت بلال اذان دے چکے حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر جو شخص ایسا کرے جیسا کہ تم



(تفسیر روح البیان)

نے کیا ہے خدا تعالےٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

۳ : وحضرت شیخ امام ابوطالب محمد بن علی المکی رفع اللہ درجتہ در قوت القلوب روایت کردہ از ابن عیینہ رحمہ اللہ کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بمسجد درآمد در دہہ محرم وبعد از آنکہ نماز جمعہ ادا فرمودہ بود نزدیک اسطوانہ قرار گرفت وابوبکر رضی اللہ عنہ بظہر ابہامین چشم خود را مسح کرد وگفت قرۃ عینی بک یا رسول اللہ وچوں بلال رضی اللہ عنہ از اذان فراغت روئے نمود حضرت رسول اللہ ﷺ فرمودہ کہ ای ابابکر ہر کہ بگوید آنچہ تو گفتی از روئے شوق بلقائے من وبکند آنچہ تو کردی خدائے درگذارد گناہان ویرا آنچہ باشد نو وکہنہ خطا وعمد ونہاں وآشکارا۔

اور حضرت شیخ امام ابوطالب محمد بن علی المکی اللہ ان کے درجات بلند کرے اپنی کتاب قوت القلوب میں ابن عیینہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے محرم کی دسویں تاریخ کو مسجد میں تشریف لائے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اذان میں حضور کا نام سُن کر اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہو گئے حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر جو شخص تمہاری طرح میرا نام سُن کر انگوٹھے آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا وہ کہے خدا تبارک تعالیٰ اس کے تمام نئے و پرانے ظاہر و باطن گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔

(تفسیر روح البیان صفحہ ٦٤٨/۴)

۴ : علامہ امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ دیلمی کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ قَالَ هٰذَا وَقَبَّلَ بَاطِنَ الْاَنْمُلَتَيْنِ السَّبَّابَتَيْنِ وَمَسَحَ

جب مؤذن کو اشہد ان محمداً رسول اللہ کہتے سُنا تو یہی کہا اور اپنی انگشتانِ شہادت کے پورے جانب زیریں سے چُوم کر آنکھوں

عَلٰی عَیْنَیْہِ فَقَالَ ﷺ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔

(المقاصد الحسنۃ فی الاحادیث الدائرۃ علی الالسنۃ)

سے لگائے تو حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص میرے اس پیارے دوست کی طرح کرے گا میری شفاعت اس کے لیے حلال ہو گئی۔

۵ : یہی امام سخاوی حضرت ابو العباس احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی کی کتاب "مُوْجِبَاتُ الرَّحْمَۃِ وَعَزَائِمُ الْمَغْفِرَۃِ" سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْہَامَیْہِ وَیَجْعَلُہُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَرْمَدْ اَبَدًا۔ (المقاصد الحسنۃ)

جو شخص مؤذن سے اشہد ان محمداً رسول اللہ سن کر کہے "مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبداللہ ﷺ" پھر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

۶ : یہی امام سخاوی فقیہ محمد بن سعید خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ﷺ وَیُقَبِّلُ اِبْہَامَیْہِ وَیَجْعَلُہُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ (المقاصد الحسنۃ)

جو شخص مؤذن سے اشہد ان محمداً رسول اللہ سن کر کہے "مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبداللہ ﷺ" پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے وہ کبھی اندھا نہ ہو گا اور نہ اس کی آنکھیں کبھی دکھیں گی

۷ : یہی امام سخاوی شمس الدین امام محمد بن صالح مدنی کی تاریخ سے نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت مجد مصری کو جو کاملین صالحین میں سے تھے فرماتے سنا کہ

مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اِذَا سَمِعَ ذِکْرَہٗ فِی الْاَذَانِ وَجَمَعَ اِصْبَعَیْہِ الْمُسَبِّحَۃَ وَالْاِبْہَامَ وَقَبَّلَہُمَا وَمَسَحَ بِہِمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَرْمَدْ اَبَدًا۔

(المقاصد الحسنۃ)

جو شخص نبی کریم ﷺ کا ذکر پاک اذان میں سن کر درود بھیجے اور کلمہ کی انگلیاں اور انگوٹھے ملا کر ان کو بوسہ دے اور آنکھوں پر پھیرے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔



۸ : یہی امام سخاوی انہی امام محمد بن صالح کی تاریخ سے نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا عراق کے بہت سے مشائخ سے مروی ہوا ہے کہ جب انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیرے تو یہ درود شریف پڑھے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ قَلْبِیْ وَیَا نُوْرَ بَصَرِیْ وَیَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ" انشاء اللہ کبھی آنکھیں نہ دکھیں گی اور یہ مجرب ہے اس کے بعد امام مذکور فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے سنا ہے یہ مبارک عمل کرتا ہوں آج تک میری آنکھیں نہ دکھی ہیں اور نہ انشاء اللہ دکھیں گی۔

(المقاصد الحسنۃ)

۹ : یہی امام سخاوی امام طاؤس سے نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری خواجہ حدیث سے یہ حدیث مبارک سنی فرمایا۔

مَنْ قَبَّلَ عِنْدَ سِمَاعِہٖ مِنَ الْمُؤَذِّنِ کَلِمَۃَ الشَّہَادَۃِ ظُفْرَیْ اِبْہَامَیْہِ وَمَسَحَہُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ وَقَالَ عِنْدَ الْمَسِّ اَللّٰہُمَّ احْفَظْ حَدَقَتَیَّ وَنَوِّرْہُمَا بِبَرَکَۃِ حَدَقَتَیْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَنُوْرِہِمَا لَمْ یَعْمَ (المقاصد الحسنۃ)

جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں پر پھیرے اور یہ پڑھے "اَللّٰہُمَّ احْفَظْ حَدَقَتَیَّ وَنَوِّرْہُمَا بِبَرَکَۃِ حَدَقَتَیْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَنُوْرِہِمَا" وہ کبھی اندھا نہ ہو گا۔

۱۰ : شرح نقایہ میں ہے۔

وَاعْلَمْ اَنَّہٗ یُسْتَحَبُّ اَنْ یُّقَالَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰی مِنَ الشَّہَادَۃِ

جان لو کہ بے شک اذان کی پہلی شہادت کے سننے پر صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الثَّانِيَةِ مِنْهَا قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَيِ الْإِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَإِنَّهُ ﷺ يَكُوْنُ لَهٗ قَائِدًا إِلَى الْجَنَّةِ.

دوسری شہادت کے سننے پر "قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يا رسول الله" کہنا مستحب ہے پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن (چوم کر) اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے "اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ" تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنے والے کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

۱۱: علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردّالمحتار شرح درّمختار میں یہی عبارت لکھ کر فرماتے ہیں۔

كذا في كنز العباد قهستاني ونحوه في الفتاوى الصوفيه وفي كتاب الفردوس مَنْ قَبَّلَ ظُفْرَيْ إِبْهَامَيْهِ عِنْدَ سَمَاعِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فِي الْأَذَانِ أَنَا قَائِدُهٗ وَمُدْخِلُهٗ فِيْ صُفُوْفِ الْجَنَّةِ وَتَمَامُهٗ فِيْ حَوَاشِي الْبَحْرِ لِلرَّمْلِيْ (ردالمحتار شرح درمختار صفحہ ۲۹۳)

ایسا ہی کنز العباد امام قہستانی میں اور اسی کی مثل فتاویٰ صوفیہ میں بیان ہے اور کتاب الفردوس میں ہے کہ جو شخص اذان میں اشہدان محمدا رسول اللہ سن کر اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چومے اس کے متعلق حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ، میں اس کا قائد ہوں گا اور اس کو جنت کی صفوں میں داخل کروں گا اس کی پوری بحث بحرالرائق کے حواشی رملی میں ہے۔

۱۲: رئیس الفقہاء الحنفیہ علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مراقی الفلاح میں یہی عبارت اور دیلمی کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی مرفوع حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں۔

وَكَذَا رُوِيَ عَنِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِمِثْلِهٖ يُعْمَلُ فِي الْفَضَائِلِ (الطحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ ۱۱۱)

اور اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام سے بھی روایت کیا گیا ہے اور فضائل اعمال میں ان احادیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

۱۳: علامہ امام قہستانی شرح الکبیر میں کنز العباد سے نقل فرماتے ہیں۔



إِعْلَمْ أَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ عِنْدَ سَمَاعِ الْأُوْلَى مِنَ الشَّهَادَةِ الثَّانِيَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ سَمَاعِ الثَّانِيَةِ قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَيِ الْإِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَإِنَّهُ ﷺ يَكُوْنُ قَائِدًا لَّهٗ إِلَى الْجَنَّةِ.

جان و ہاشے اذان کی پہلی شہادت کے سننے پر "صلی اللہ علیک یا رسول اللہ" اور دوسری شہادت کے سننے پر "قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ یا رسول اللہ" کہنا مستحب ہے پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن (چوم کر) اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے "اللّٰھم متعنی بالسمع والبصر" تو حضور ﷺ ایسا کرنے والے کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

۱۴: شافعی مذہب کی مشہور کتاب "اعانۃ الطالبین علیٰ حل الفاظ فتح المعین" کے صفحہ ۲۴۷ اور مالکی مذہب کی مشہور کتاب۔

۱۵: "کفایۃ الطالب الربانی لرسالۃ ابن ابی زید القیروانی" کے صفحہ ۱۶۹ پر ہے کہ جب اذان میں حضور ﷺ کا نام پاک سُنے تو درود شریف پڑھے۔

ثُمَّ يُقَبِّلُ إِبْهَامَيْهِ وَيَجْعَلُهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ وَلَمْ يَرْمَدْ أَبَدًا.

پھر انگوٹھے چومے اور ان کو آنکھوں پر رکھے تو نہ کبھی اندھا ہو گا اور نہ کبھی آنکھیں دکھیں گی۔

۱۶: شیخ الشائخ رئیس المحققین سید العلماء الحنفیہ بمکۃ المکرمہ مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ

سُئِلْتُ عَنْ تَقْبِيْلِ الْإِبْهَامَيْنِ وَوَضْعِهِمَا عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ ذِكْرِ اسْمِهٖ ﷺ فِي الْأَذَانِ هَلْ هُوَ جَائِزٌ أَمْ لَا أَجَبْتُ بِمَا نَصُّهٗ نَعَمْ تَقْبِيْلُ الْإِبْهَامَيْنِ وَوَضْعُهُمَا عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ ذِكْرِ اسْمِهٖ ﷺ فِي

مجھ سے سوال ہوا کہ اذان میں حضور ﷺ کے اسم مبارک کے ذکر کے وقت انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ میں نے ان لفظوں سے جواب دیا کہ ہاں اذان میں حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا جائز

الْأَذَانِ جَائِزٌ بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ صَرَّحَ بِهِ مَشَائِخُنَا۔

بلکہ مستحب ہے ہمارے مشائخِ مذہب نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔

(میزان العین فی حکم تقبیل الابہامین صفحہ ۱۲)

۱۷ : الشیخ العالم المفسر العلامہ نور الدین الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کا نام مبارک اذان میں سن کر انگوٹھے چوما کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا، تو میری آنکھیں بیمار ہو گئیں،

فَرَأَيْتُهُ ﷺ مَنَامًا فَقَالَ لِمَ تَرَكْتَ مَسْحَ عَيْنَيْكَ عِنْدَ الْأَذَانِ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَبْرَأَ عَيْنَاكَ فَعُدْ إِلَى الْمَسْحِ فَاسْتَيْقَظْتُ وَمَسَحْتُ فَبَرِئَتْ وَلَمْ يُعَاوِدْنِي مَرَضُهُمَا إِلَى الْآنِ۔

(المنہج السلامہ فی تقبیل الابہامین فی الاقامہ صفحہ ۲)

تو میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ فرمایا تو نے اذان کے وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا کیوں چھوڑ دیا؟ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری آنکھیں درست ہو جائیں تو وہ عمل پھر شروع کر دے۔ پس میں بیدار ہوا اور یہ عمل شروع کر دیا تو میری آنکھیں درست ہو گئیں اور اس کے بعد اب تک وہ مرض نہیں لوٹا۔

۱۸ : حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو برس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں گزارے تھے۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کو مزبلہ (جہاں نجاست وغیرہ ڈالی جاتی ہے) میں پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اس کو وہاں سے اٹھاؤ اور اس پر نماز پڑھو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے پروردگار! بنی اسرائیل اس کے نافرمان ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ ارشاد ہوا یہ ٹھیک ہے۔

إِلَّا أَنَّهُ كَانَ كُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرَاةَ وَنَظَرَ إِلَى اسْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ فَشَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَغَفَرْتُ ذُنُوبَهُ وَ

مگر اس کی عادت تھی کہ جب تورات کو کھولتا اور حضرت محمد ﷺ کے نام پاک کو دیکھتا تو اس نام کو چوم کر آنکھوں سے لگا لیتا اور درود بھیجتا۔ پس میں نے



زَوَّجْتُهُ سَبْعِيْنَ حُوْرَاءَ

(حلیۃ الاولیاء ابو نعیم صفحہ ۴۲ ج ۴ وغیرہ)

اس کا یہ حق مانا اور اس کے گناہوں کو بخش دیا اور ستر حوریں اس کے نکاح میں دیں۔

۱۹ : سید العارفین حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

بود در انجیل نام مصطفیٰ　　آں سرِ پیغمبراں بحرِ صفا

انجیل میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام مبارک درج تھا، وہ مصطفیٰ جو پیغمبروں کے سردار اور بحرِ صفا ہیں۔

بود ذکرِ حلیہ ہا و شکلِ او　　بود ذکرِ غزو و صوم و اکلِ او

نیز آپ کے اوصافِ جسمانیہ، شکل و شمائل، جہاد کرنے، روزہ رکھنے اور کھانے پینے کا حال بھی درج تھا۔

طائفہ نصرانیاں بہرِ ثواب　　چوں رسیدندے بداں نام و خطاب

بوسہ دادندے بداں نامِ شریف　　رو نہادندے بداں وصفِ لطیف

عیسائیوں کی ایک جماعت جب اس نام پاک اور خطاب مبارک پر پہنچتی تو وہ لوگ بغرضِ ثواب یہ اچھائی کرتے کہ اس نام شریف کو بوسہ دیتے اور اس ذکرِ مبارک پر بطورِ تعظیم منہ رکھ دیتے۔

نسلِ ایشاں نیز ہم بسیار شد　　نورِ احمد ناصر آمد یار شد

(اس تعظیم کی بدولت) ان کی نسل بہت بڑھ گئی اور حضرت احمد ﷺ کا نورِ مبارک (ہر معاملے میں) ان کا مددگار اور ساتھی بن گیا۔

واں گروہِ دیگر از نصرانیاں　　نامِ احمد داشتندے مستہاں

اور ان نصرانیوں کا وہ دوسرا گروہ حضرت احمد ﷺ کے نامِ مبارک کی بے قدری کیا کرتا تھا۔

مستہان و خوار گشتند آں فریق　　گشتہ محروم از خود و شرطِ طریق

وہ لوگ ذلیل و خوار ہو گئے، اپنی ہستی سے بھی محروم ہو گئے (کہ قتل کیے گئے) اور مذہب سے بھی محروم ہو گئے یعنی عقائد خراب ہو گئے۔

نامِ احمد چوں چنیں یاری کند　　تا کہ نورش چوں مددگاری کند

جب حضرت احمد ﷺ کا نامِ مبارک ایسی مدد کرتا ہے تو خیال کرو کہ آپ کا نورِ پاک کس قدر مدد کر سکتا ہے۔

نامِ احمد چوں حصارے شد حصین　　تا چہ باشد ذاتِ آں روح الامین

جب حضرت احمد ﷺ کا نامِ مبارک ہی حفاظت کے لیے مضبوط قلعہ ہے تو اس روح الامین ﷺ کی ذاتِ مبارک کیسی ہوگی۔ (مثنوی شریف دفتر اول)

شبہ! بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام احادیث ضعیف ہیں، ان میں ایک بھی صحیح مرفوع حدیث نہیں ہے چنانچہ محدثین نے ان احادیث کو لکھ کر فرمایا لا یصح فی المرفوع لہٰذا احادیثِ ضعیفہ سے کس طرح ایک شرعی مسئلہ ثابت ہو سکتا ہے؟

اس کے متعلق صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ محدثین کرام کا کسی حدیث کے متعلق فرمانا کہ صحیح نہیں، اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ حدیث بالکل غلط و باطل ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث صحت کے اس اعلیٰ درجہ کو نہ پہنچی جسے محدثین اپنی اصطلاح میں درجہ صحت کہتے ہیں۔ یاد رہے! اصطلاحِ محدثین میں حدیث کا سب سے اعلیٰ درجہ صحیح اور سب سے پست درجہ موضوع ہے اور وسط میں بہت سی اقسام ہیں جو درجہ بدرجہ مرتب ہیں صحیح کے بعد حسن کا درجہ ہے لہٰذا نفیِ صحت نفیِ حسن کو مستلزم نہیں۔ بلکہ اگر ضعیف بھی ہو تو فضائلِ اعمال میں حدیثِ ضعیف بالاجماع مقبول ہے اور ان احادیث کے متعلق محدثین کا لا یصح فی المرفوع یعنی یہ تمام احادیث حضور ﷺ تک مرفوع ہو کر صحیح ثابت نہیں ہوئیں فرمانا ثابت کرتا ہے کہ یہ احادیث موقوف صحیح ہیں۔

۲۰: چنانچہ علامہ امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قُلْتُ وَإِذَا ثَبَتَ رَفْعُهُ إِلَى الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَكْفِي لِلْعَمَلِ بِهِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ۔

(موضوعات کبیر صفحہ ۶۴)

میں کہتا ہوں کہ جب اس حدیث کا رفع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کے لیے کافی ہے کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفاء راشدین کی سنت۔



معلوم ہوا کہ حدیثِ موقوف صحیح ہے کیونکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک اس کا رفع ثابت ہے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت حضور ﷺ کی سنت ہے۔ چنانچہ مخالفین کے سرگروہ جناب خلیل احمد انبیٹھوی اور جناب رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں "جس کے جواز کی دلیل قرونِ ثلاثہ میں ہو خواہ وہ جزئیہ بوجود خارجی ان قرون میں ہوا یا نہ ہوا اور خواہ اس کی جنس کا وجود خارج میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو وہ سب سنت ہے۔"

(براہین قاطعہ صفحہ ۲۸)

ثابت ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک اذان میں نامِ اقدس سن کر انگوٹھے چومنا سنت ہے کیونکہ ملا علی قاری کی عبارت سے قرونِ ثلاثہ میں اس کی اصل متحقق ہو گئی۔ پھر اس کو بدعت وغیرہ کہنا محض جہالت اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

## برادرانِ اہلِ سنت توجہ فرمائیں

میرے سنی بھائیو!

ہوش میں آؤ۔ خبردار ہو جاؤ۔ یہ دور بڑا نازک اور فتنوں کا دور ہے۔ سخت آزمائش کا وقت ہے۔ بے دینی و بدعقیدگی کی آندھیاں اور گمراہی کے طوفان زوروں پر ہیں۔ لہٰذا اپنے ایمان و عقائد کی خوب حفاظت کرو اور بزرگانِ دین کے طریقے پر قائم رہو۔ غیروں کی صحبت و مجلس اور تقاریر و لٹریچر سے اجتناب کرو اور علماء ربانیین بزرگانِ دین سلف صالحین کے حالات کا مطالعہ کرو اور اُن کی کتابیں پڑھو اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرو۔ درود و سلام کی کثرت رکھو۔ سادہ و ستھرا لباس پہنو۔ سروں پر غیروں کی وضع کے بال نہ رکھو بلکہ سنت کے مطابق رکھو۔ کسی کامل اللہ والے کی صحبت اختیار کرو جو صحیح معنوں میں اللہ والا ہو۔ آپس میں اتفاق و محبت سے رہو۔ اللہ کریم تبارک و تعالیٰ بطفیل اپنے حبیب کریم ﷺ ہمیں اہلِ سنت و جماعت کے عقائد و اعمال پر قائم

رکھے اور خاتمہ ایمان پر فرمائے۔
آمین ثم آمین بحرمۃ سید المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ وبارک وسلم اجمعین۔

طالبِ دُعا
محمد شفیع الخطیب اوکاڑوی غفرلہٗ
کراچی

قارئینِ محترم!

واضح ہے کہ اذان میں یا اذان کے علاوہ اللہ کے حبیب، رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی سن کر چومنا اور آنکھوں سے لگانا یہ محبت کی علامت ہے اور اس رسالے کے مندرجات سے آپ پر واضح ہو گیا کہ بلاشبہ یہ فعل نہ صرف جائز و مستحب ہے بلکہ دنیا و آخرت میں رحمت و برکت کا بھی موجب ہے اس طرح کہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق آنکھوں کی صحت اور گناہوں سے مغفرت کا سبب ہے۔ افسوس صد افسوس کہ محبت و تعظیمِ رسول کے سبب کیے جانے والے اس اچھے کام کو غلط اور ناجائز قرار دینے والے لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ معاشرے میں ان لوگوں کی ایسی باتوں نے شعائرِ اسلام کی توہین و تضحیک اور تمسخر کے مواقع لوگوں کو فراہم کر دیئے ہیں جن کی وجہ سے لوگ کتنے ہی نیک کاموں کو چھوڑ کر بے راہ روی اختیار کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ عوام کی ان بد اعمالیوں کا سبب بن رہے ہیں اور ان برائیوں کا وبال اپنے لیے جمع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیاروں کے صدقے نیکی پر استقامت اور اپنے پیاروں کی محبت میں درجۂ کمال عطا فرمائے۔

محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

کوکبِ نورانی رااحمدِ شفیع
(صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمانِ مسلکِ اہلسنت

# خطیبِ پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف

ذکرِ جمیل

نغمۂ حبیب

انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

ذکرِ حسین (دو حصے)

درسِ توحید

مسلمان خاتون

راہِ عقیدت

برکاتِ میلاد

اخلاق و اعمال

راہِ حق

ثواب العبادات

مقالاتِ اوکاڑوی

نمازِ مترجم

مسئلہ سیاہ خضاب

میلادِ شفیع

امامِ پاک اور یزیدِ پلید

مسئلہ طلاقِ ثلاثہ

جہاد و قتال

شامِ کربلا

انوارِ رسالت

جھگڑے کا خاتمہ

سفینۂ نوح (دو حصے)

تعارفِ علمائے دیوبند

نجوم الہدایت

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ
اردو بازار لاہور